اقبال کی وطنی و ملی شاعری

سبق: ۲

Teaching Lecture

Subject : Urdu

Class : B.A. (Hons.) I

Topic : Iqbal ki watani wa milli shaeri

Lesson : 02

Author : Dr. Fatahullah Quadri

Lecture Series No. : 29

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

نیا شوالہ کے ہر شعر میں حب الوطنی کی آگ بھری ہوئی ہے۔

وطنیت کے بعد اقبال کی دوسری منزل بین الاقوامات ہے۔ یہ تضاد نہیں بلکہ ترقی ہے۔ اقبال نے یورپ سے لوٹنے پر وطن پرستی کے نقصانات کا جائزہ لیا تنگ نظر قومیت کی ہلاکت آفرینی کو اقبال نے اچھی طرح محسوس کیا اور ۱۹۰۸ سے ۱۹۳۸ء تک اقبال نے ملت کی وحدت کا پیغام دیا حالانکہ اس کی ابتدا ان کی نظم نیا شوالہ سے ہی ہو چکی تھی۔

شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے،
دھرتی کے باسیوں کی مکتی پرت میں ہے

شاعری کی ہمدردی دھرتی کی گود کی طرح وسیع ہے وہ سب کو اپنا سمجھتا ہے ہاں انسانی اخوت کے حصوں کا ذریعہ وہ انسانیت کو قرار دیتا ہے ملت اسلامیہ کو اقبال نے آگاہ کیا کہ یورپ ہمارے اتحاد کی جڑوں کو،،،،، کھلا کر رہا ہے آج جو ایران عراق اور افغانستان جیسے ممالک میں ہوا اور ہو رہا ہے اس خطرے سے اقبال اب سے برسوں سے پہلے ہی آگاہ کر چکے تھے۔

اقبالؒ دنیا کے مسلمانوں کو ایک کرنا چاہتے تھے۔

ربط و ضبط ملت بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں نکتے سے اب تک بے خبر

اک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر

اہل یورپ نے اپنی فلاح و پیروی کا مدار ملک ونسب کو بنایا ہے ان کی یہ حکمت عملی مسلم قوم کے لیے خطرناک ثابت ہوئی ملکی حدود کی تبدیلی سر باسی طر دج دز دال ملکوں کی فتح وشکست مسلم قوم کو متاثر نہیں کرتی۔

یہ ہندی وہ خراسانی یہ افغانہ وہ تومانی
تو اے نشرمندۂ ساحل اچھل کر بیکراں ہوجا
ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں، محبت کی زباں ہوجا

اقبال کی ملی شاعری ایک شاندار شاعری ہے اس کے نمونے بانگ درا' بال جبریل اور ضرب کلیم نیز ارمغان حجاز میں ملتی ہیں طلوع اسلام میں اقبال کا مکمل تصور ملی سامنے آجاتا ہے ان کی نظم خضر راہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اقبال کی دنیا صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ ان کی نظر سارے ان انسانی مسائل پر خاوی ہے زندگی کی نوعیت، عمل کی اہمیت، آزادی کی قوت، سلطنت جمہوریت سرمایہ اور محنت ان تمام مسائل کے ساتھ ساتھ وہ دنیاے اسلام کی خاص گتھیوں کو بھی سلجھانہ چاہتا ہے کلیم الدین احمد جیسے نقاد لکھتے ہیں ۔اقبال کا مقطع نظر ہی صرف وسیع نہ تھا ان کا دماغ بھی بلند پایہ تھا اس لیے انھوں نے بلند وعمیق خیالات کو داخل کرکے قومی وملی شاعری کی فضا ہی بدل دی ۔اس میں شک وشنبہ کی گنجایش نہیں کہ اقبال اردو میں بہترین قومی وملی شاعر ہیں ۔

۱۹۲۲ میں مسلم کانفرنس کے خطبہ صدارت میں علامہ اقبال نے وطنی نظریہ پر اپنی رائے ان الفاظ میں دی تھی ۔

''اگرچہ حب وطن ایک فطری امر ہے اور اس کے لیے انسان کی اخلاقی زندگی کا ایک جزد ہے لیکن جو شے سب سے زیادہ ضروری ہے وہ انسان کا مذہب اس کا کلچر اور اس کی ملی روایات ہیں یہی وہ چیزیں ہیں جنکے لیے انسانوں کو زندہ رہنا چاہیے اور جنکی خاطر انھیں اپنی جان قربان کرنی چاہیے وہ خطہ زمین جس میں وہ رہتا ہے اور جس کے ساتھ عارض طور پر اس کی روح وابستہ ہوتی ہے اس لائق نہیں کہ اسے خدا اور مذہب سے برتر قرار دیا جائے''

❁❁❁❁❁❁